بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۲۰ نبوت ۱۳۴۳ ہش — ۱۴ رجب ۱۳۸۴ھ — ۲۰ نومبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۷۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۹ نومبر بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جاگو اور ہوشیار ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ

مبادا سفر آخرت ایسی صورت میں پیش آوے جو درحقیقت الحاد اور بے ایمانی کی صورت ہو

"سو اے لوگو جو ظلمت کے گڑھے میں دبے ہوئے اور شکوک و شبہات کے پنجے میں اسیر اور نفسانی جذبات کے غلام ہو صرف اسمی اور رسمی اسلام پر ناز مت کرو اور اپنی سچی رفاہیت اور اپنی حقیقی بہبودی اور اپنی آخری کامیابی انہی تدبیروں میں نہ سمجھو جو حال کی انجمنوں اور مدارس کے ذریعہ سے کی جاتی ہیں۔ یہ اشغال بنیادی طور پر فائدہ بخش تو ہیں اور ترقیات کا پہلا زینہ متصور ہو سکتے ہیں مگر اصل مدعا سے بہت دور ہیں۔ شاید ان تدبیروں سے دماغی چالاکیاں پیدا ہوں یا طبیعت میں پُرتیزی اور ذہن میں تیزی اور خشک منطق کی مشق حاصل ہو جائے یا عالمیت اور فاضلیت کا خطاب حاصل کر لیا جائے اور شاید مدتِ دراز کی تحصیل علمی کے بعد اصل مقصود کے کچھ ممد بھی ہو سکیں مگر

تا تریاق از عراق آوردہ شود — مار گزیدہ مُردہ شود

سو جاگو اور ہوشیار ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ مبادا سفر آخرت ایسی صورت میں پیش آوے جو درحقیقت الحاد اور بے ایمانی کی صورت ہو۔ یقیناً سمجھو کہ فلاح عاقبت کی امیدوں کا تمام مدار و انحصار ان رسمی علوم کی تحصیل پر ہرگز نہیں ہو سکتا اور اس آسمانی نور کے اترنے کی ضرورت ہے جو شکوک و شبہات کی آلائشوں کو دور کرتا اور ہوا و ہوس کی آگ کو بجھاتا اور خدا تعالیٰ کی سچی محبت اور سچے عشق اور سچی اطاعت کی طرف کھینچتا ہے۔ اگر تم اپنی کانشنس سے سوال کرو تو یہی جواب پاؤ گے کہ وہ سچی تسلی اور سچا اطمینان کہ جو ایک دم میں روحانی تبدیلی کا موجب ہوتا ہے وہ ابھی تک تم کو حاصل نہیں۔ پس کمال افسوس کی جگہ ہے کہ جس قدر تم رسمی باتوں اور رسمی علوم کی اشاعت کے لئے جوش رکھتے ہو اس کا عشر عشیر بھی آسمانی سلسلہ کی طرف تمہارا خیال نہیں۔ تمہاری زندگی اکثر ایسے کاموں کے لئے وقف ہو رہی ہے کہ اول تو ان کاموں کو کسی قسم کا دین سے علاقہ ہی نہیں رکھتے اور اگر ہے بھی تو وہ علاقہ ایک ادنیٰ درجہ کا اور اصل مدعا سے بہت پیچھے رہا ہوا ہے۔ اگر تم میں وہ حواس ہوں اور وہ عقل جو ضروری مطلب پر جا ٹھہرتی ہے تو تم ہرگز آرام نہ کرو جب تک وہ اصل مطلب تمہیں حاصل نہ ہو جائے۔"

(فتح اسلام)

اخبار احمدیہ

○ — حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی دار الصدر شرقی ربوہ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"میرے بھتیجے عزیزم عبد السلام صاحب بھٹی آف نیروبی مشرقی افریقہ کے بیٹے عزیزی رشید احمد طاہر کا نکاح ۱۶ ستمبر ۶۴ء کو مکرم غلام حیدر صاحب کھوکھر آف سرونی (یوگنڈا) کی صاحبزادی عزیزہ مسرت پروین کے ساتھ پانچ ہزار شلنگ حق مہر پر مولانا عبد الکریم صاحب شرما مبلغ انچارج یوگنڈا مشن نے مسجد احمدیہ جنجہ (یوگنڈا) میں پڑھا۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین اور سلسلہ احمدیہ کے لئے ہر لحاظ سے باعث خیر و برکت و راحت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

○ — حلقہ امارت ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور کے عہدیداران کا جو اجتماع ۲۲/۱۱/۶۴ کو بمقام رجانہ منعقد ہونے والا تھا بعض وجوہ کی بنا پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ حلقہ ہذا کی جماعتوں کے احباب مطلع رہیں۔ دوبارہ تاریخ مقرر کر کے اجتماع کے انعقاد کا اعلان کر دیا جائیگا

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لائل پور)

○ — سیالکوٹ (بذریعہ ڈاک) لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۶۴ء بروز اتوار احمدیہ گرلز سکول شہر سیالکوٹ میں "یوم والدین" منایا جا رہا ہے۔ اس موقعہ پر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھی ربوہ سے تشریف لا کر شرکت فرمائیں گی۔ ضلع سیالکوٹ کی لجنات کی ممبرات سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفیض ہوں۔ لجنات کی صدر اور سیکرٹریان کی شرکت از بس ضروری ہے۔ قیام و طعام کا انتظام مقامی لجنہ کے ذمہ ہو گا۔ موسم کے لحاظ سے بستر ہمراہ لائیں۔ نیز اپنی شمولیت کی اطلاع اس پتہ پر دیں۔

نصرت راشدی۔ شفیع سٹریٹ نمبر ۲ سیالکوٹ شہر

(صدر لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ نومبر ۶۴ء

"پیغمبرانہ طریقِ اصلاح"

(قسط ۲)

یہ بات کتنی عبرتناک ہے کہ جو لوگ کل تک ان الحکم الا اللہ کا نعرہ لگاتے تھے آج ان الحکم الا الجمہوریت کا راگ گا رہے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ اس سے پہلے یہی لوگ ان الحکم الا الفاشیت اور ان الحکم الا الاشتراکیت کا نعرہ بھی دبی زبان سے لگاتے رہے ہیں۔ یہ ہے عبرتناک نتیجہ دین اور سیاست کے غلط تصور کا۔

اس وقت ہمارا مقصد موجودہ زمانے کے سیاسی تصورات اور حکومت کے مختلف نظریات کی تردید نہیں۔ انسان کے تصوراتِ حکومت ہمیشہ بدلتے رہے ہیں اور بدلتے رہیں گے۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے جو اسلامی حکومت کا نظریہ دیا ہے وہ خلافت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا
لیستخلفنھم ..... الخ

یعنی جو لوگ ایمان لائے ہیں اگر وہ شرائط پوری کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو خلافت کی نعمت عطا کرے گا۔ اس طرح ایک مومن کے لئے الٰہی حکومت تو وہی ہو سکتی ہے جو مومنوں کو ان ایمانی شرائط کے پورا کرنے سے عطا ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس آیہ کریمہ میں بیان فرمائی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسی حکومت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور انعام کے ہی ملتی ہے۔ ایسی حکومت نہ تو فاشیت کی طرز کی ہوتی ہے اور نہ جمہوریت کی طرز کی۔ کیونکہ ایسی حکومت وہی لوگ قائم کرتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کھڑا کرتا ہے۔ چنانچہ خلفائے راشدین کے عہد میں مسلمانوں کو ایسی ہی حکومت ملی تھی۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اس کی قدر نہ کی اور بڑھتے ہوئے دنیوی اقتدار کے ساتھ ساتھ ان کے ایمانوں میں بھی فرق آگیا۔ اور انہوں نے سمجھ لیا کہ خلافت اللہ تعالیٰ کی عطا نہیں ہے بلکہ ہم اس کو بزورِ بازو حاصل کر سکتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم نہیں رہ سکتی تھی۔ بڑھتے بڑھتے حکومت محض علی ملوکیت کا رنگ اختیار کر گئی اور آج کے زمانہ میں بعض اہلِ علم حضرات نے حقیقت نہ سمجھنے کی وجہ سے مغربی تحریکوں سے متاثر ہو کر حکومتِ الٰہیہ کو کبھی فاشیت کبھی اشتراکیت اور کبھی جمہوریت سے تشبیہ دینی شروع کر دی۔

یہ رجحان اس وجہ سے پیدا ہوا ہے کہ ایک گروہ نے دین اور مذہب میں فرق بیان کرنا شروع کر دیا اور دین کو ایک نظریۂ حکومت کے رنگ میں رنگ دیا۔ اس گروہ نے کہا کہ سیاست دین سے اس معنی میں جدا نہیں ہے کہ سیاسی اقتدار حاصل کرنا اقامتِ دین کے لئے لازم ملزوم ہے۔ یہاں تک تو انہوں نے ٹھیک کہا کہ سیاست اور دین کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا مگر اس نہج پر چونکہ محض تعقل سے کام لیا گیا اس لئے یہ ٹھوکر کھائی کہ دین کا مقصد ہی صرف حکومت حاصل کرنا بن گیا۔

جب اس خیال کو عمل کی کسوٹی پر کسنے کا وقت آیا تو بعض لوگوں نے جو اس گروہ کے ساتھ چل رہے تھے دیکھا کہ یہ نظریہ ہی غلط ہے کیونکہ اس طرح انسان دین کے حقیقی مقصد سے دور چلا جاتا ہے اور سیاسی بھول بھلیوں میں گم ہو کر رہ جاتا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے اپنے آپ کو اس گروہ سے الگ کر لیا۔ مگر اب ان کی یہ حالت ہو گئی ہے کہ جیسا کہ مولوی امین احسن صاحب اصلاحی نے بیان کیا ہے وہ ایک کھیکر کے سہارے کھڑے ہیں اور سوچ رہے ہیں کہ کیا کیا جائے۔ انہی لوگوں کے ایک نمائندہ نے موجودہ مسلمانوں کی اصلاح کے لئے مندرجہ ذیل نظریہ پیش کیا ہے :۔

"یہ صورتِ حال بڑی اندوہناک ہے اور اس کا مداوا یا تو اس شکل میں ممکن تھا اور ممکن ہے کہ رب اسلام خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے کسی ایسے شخص کو اس دور میں توفیقِ خاص سے نوازدیا جو اپنی عظیم تر شخصیت، اپنے اعلےٰ وارفع مقام ایمانی اور معرفت بخش علوم کے ذریعہ ان سارے اختلافات کو کالعدم قرار دے دے اور اسلام کے مفہوم واحد کو عام کر دے۔ اور ۔۔۔ یا پھر یہ صورت ممکن تھی کہ اس ملک کے وہ چند سر برآوردہ علماءِ حق جن کی زندگیاں اسلام کے علوم و معارف کا عکس ہوتیں اور جن کا معیارِ حق و ناحق کتاب و سنت ہوتا۔ یہ حضرات امتیازِ من و تو سے بلند ہو کر یکجا ہوتے، غور کرتے اور کتاب و سنت سے براہِ راست استفادہ کرتے ہوئے اسلام کے واحد مفہوم کے علمبردار بن کر اپنی توانائیاں اور زندگیاں اس کی اشاعت و ترویج کے لئے وقف کر دیتے۔

جہاں تک اللہ رب العزت کی جانب سے کسی شخصیتِ خاص کے برپا کرنے کا تعلق ہے ہم ایمان رکھتے ہیں کہ انہوں نے اسلام کی حفاظت کا ذمہ اٹھایا ہے وہ آج تک اسے پورا کرتے رہے ہیں انکے ہاں نہ کل کمی تھی نہ آج احتیاج! وہ جب چاہیں احمد بن حنبلؒ، مالک بن انس، نعمان بن ثابت، عبدالحلیم ابن تیمیہ، احمد سرہندی، ولی اللہ، اسماعیل شہید علیہم الرحمۃ والغفران ایسے انسان دوبارہ پیدا فرما سکتے ہیں۔ لیکن اس کا تمام تر دارومدار ان کی اپنی مشیت پر ہے جس کا صحیح علم ان کے سوا کسی کو نہیں۔ اور اسی بناء پر ہمیں نہیں کہا گیا کہ تم ایسے اشخاص کا انتظار کرتے رہو اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہو بلکہ ہمیں اس امر کا مکلف گردانا گیا ہے کہ تم اللہ کی رسی کو اکٹھے ہو کر مضبوطی سے تھامو اور گروہ بندی و فرقہ واریت اور تشتت و افتراق کو معمول بنا کر ایک دوسرے سے الگ نہ ہو جاؤ

واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا
ولا تفرقوا الآیۃ ... ولا تنازعوا
فتفشلوا وتذھب ریحکم۔ الآیۃ

اب سوال یہ ہے کہ ہمارے ملک کے وہ علماء دین جو موجودہ صورتِ حال کے اس پہلو پر نگاہ رکھتے ہیں جس کی ہم نے وضاحت کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں حساس اور دردمند دل بھی عطا فرمایا ہے اور وہ اس بات کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں کہ جمع ہوں تو اسلام کے ایک واضح اور متعین مفہوم پر متفق ہو سکیں کیا یہ حضرات اپنے اپنے فرقوں سے وابستگی پر اسلام کو ترجیح دے سکیں گے اور اس ملک کی ایک اہم بلکہ سب سے اہم اسلامی ضرورت کو پورا کر سکیں گے۔" (المنبر ۳۱ جولائی ۱۹۶۴ء ص ۱۳)

یہ دراصل وہی حالت ہے جو مولوی امین احسن صاحب اصلاحی نے بیان کی ہے۔ یعنی "لا ادری" "میں نہیں جانتا کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے"۔ اگرچہ ان کی اصل خواہش تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے ہاتھ کو بڑھائے اور انہیں سیدھے راستہ پر ڈال دے مگر چونکہ ایسا نہیں ہے اس لئے وہ سمجھتے ہیں کہ اہلِ علم حضرات کا اتحاد ہی شاید اس عقدے کو حل کر دے اور مسافر کو اس منزل پر پہنچا دے جس پر وہ پہنچنا چاہتا ہے۔

یہ ایک بڑے کشمکش و پیچ کا مقام ہے کہ ان کا پہلا رہنما انہیں کم از کم ایک دنیوی سیاست ہی تو مہیا کر سکتا تھا جو آج کی دنیا کا چلن ہے دین ہاتھ آتا یا نہ آتا مگر دنیا تو ہاتھ آجاتی مگر ان لوگوں کے پیشِ نظر مسلمانوں کو اور اپنے آپ کو موجودہ سیاست کے بھنور سے نکالنا ہے۔ وہ دنیا کا تفوق نہیں چاہتے وہ حقیقی طور پر دین کا غلبہ چاہتے ہیں۔ اس لحاظ سے انہوں نے لڑکھڑاتا سا ہی سہی ایک الٹا قدم ضرور اٹھایا ہے۔ ایک غلط راستہ کی غلطی کا احساس بھی ایک راست قدم ہی ہوتا ہے۔ برتن کو جب تک تہی نہ کیا جائے اس میں دودھ بھرنے کا دھندا ہی نہیں ہو سکتا۔ اس طرح ان دوستوں نے اپنا برتن تو خالی کر لیا ہے مگر اب انہیں یہ فکر ہے کہ اس میں دودھ کس طرح بھرا جائے۔ ان کے سامنے ایک نہر چل رہی ہے جس میں انہیں دودھ نظر آتا ہے مگر ان کا خیال ہے کہ وہ انکی رسائی سے باہر ہے کیونکہ اس میں سے دودھ بہانا نہر کے مالک کے اختیار میں ہے اس کے ارادہ کے بغیر وہ دودھ نہیں لیا جا سکتا یعنی اللہ تعالیٰ اپنے ارادہ سے کوئی بندہ کھڑا کرے جو مسلمانوں کی اصلاح کرے۔ مگر ان کو مغالطہ یہ ہے کہ یہ خواہش صرف ہمارے ہی دل میں پیدا ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دل میں ارادہ پیدا نہیں ہوا۔ یہ عظیم مغالطہ ہے جس میں یہ لوگ پڑ گئے ہیں۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ ہم تو موجودہ مسلمانوں کی نکبت اور ادبار کو محسوس کرتے ہیں مگر وہ ذات جس نے دنیا کو اسلام کی نعمت عطا کی ہے وہ محسوس نہیں کرتا ورنہ وہ اپنا بندہ ضرور کھڑا کرتا۔ اس لئے انہوں نے کیکر کا سہارا لے لیا ہے۔ یعنی یہ کہ جب تک انکی مرضی کا فرستادۂ حق کھڑا نہ ہو اس وقت تک "اتحاد بین العلماء" سے کام چلایا جائے۔ حالانکہ وہ ساری اسلامی تاریخ میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں جانتے کہ علماء کے اتحاد سے کبھی مسلمانوں کی اصلاح ہوئی ہو۔ گویا انکی حالت اب یہ ہے کہ ع

گندم اگر بہم نہ رسد بھس غنیمت است

لطف یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی آنکھوں سے کئی ایک ایسے نظارے دیکھ چکے ہیں کہ علماء نے اتحاد بھی کیا مگر ہر بار ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ مثلاً چند سال ہوئے ۳۱ یا ۳۲ علماء نے اتحاد کر کے "اسلامی حکومت کے اصول" وضع کئے۔ آج ان اصولوں کی دھجیاں جمہوریت کے جوش میں خود انہوں نے اڑا دی ہیں جن کا فہرست میں نام ہے۔

یہ تو حال ہے ان دوستوں کے پسندیدہ طریق کا۔ مگر اس سے بھی بڑھ کر خرابی اس سے واضح ہوتی ہے کہ ایک شخص نے دعویٰ کیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اصلاح کیلئے کھڑا ہوا ہوں مگر یہ دوست اس کو منہ بھر بھر کے گالیاں دینے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ اگر ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہوتا کہ وہ اصلاح کے لئے انسانوں کو کھڑا کرتا ہے تو وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے پر متانت سے اور اللہ تعالیٰ کی استعانت سے سوچتے۔ مگر افکلما جاءکم رسول بما لا تھویٰ انفسکم استکبرتم ففریقًا کذبتم و فریقًا تقتلون۔ وقالوا قلوبنا غلف۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت

اور

صحت کیلئے دعا کی تحریک

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مورخہ ۱۲ نومبر کے دوسرے اجلاس میں جو تقریر فرمائی تھی اس کا مکمل متن افادہ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

گزشتہ سال جلسہ سالانہ کے ایام میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو شدید انفلوائنزا کا حملہ ہوا جس کے باعث حضور کو ضعف بہت بڑھ گیا۔ اور ۱۹۶۳ء کے شروع کے مہینوں میں اکثر ضعف کی شکایت رہی۔ نیز انفلوائنزا کے حملے بھی بار بار ہوتے رہے۔ ماہ مارچ میں لاہور کے ماہر امراض قلب ڈاکٹر عبد المومن یوسف صاحب کو بلوایا گیا جنہوں نے حضور کا الیکٹرو کارڈیوگرام بھی لیا اور یہ تسلی دلائی کہ حضور کے دل کی حالت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل درست ہے۔ مگر ضعف کی کیفیت ماہ جون کے آخر تک جاری رہی جو ہمارے لئے بہت باعث تشویش تھی چنانچہ جون کے آخر میں لاہور کے دو مشہور ڈاکٹر اور کراچی کے مشہور ڈاکٹر ذکی حسن صاحب کو بلوایا گیا جنہوں نے حضور کا معائنہ کرکے چند ایک دوائیں اور ٹیکے وغیرہ بھی تجویز کئے۔ یہ علاج تقریباً ایک ماہ تک جاری رکھا گیا اور ماہ جولائی کے آخر میں حضور کی ضعف کی کیفیت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہونا شروع ہوگیا۔

اسی اثناء میں ایک دوست نے سوئٹزرلینڈ سے دو نئی دوائیوں کے متعلق لکھا۔ جو حضور کی مرض کے لئے مفید سمجھی جاتی ہیں چنانچہ اس بارہ میں مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ سوئٹزرلینڈ اور مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی کو لکھا گیا کہ وہ وہاں کے ماہرین سے مشورہ کرکے اس بارہ میں لکھیں اور یہ دوائیں بھی بھجوا دیں۔ ان ہر دو مبلغین نے فوری طور پر چوٹی کے ڈاکٹروں سے مشورہ کرکے دوائیں بھجوا دیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء اور ان کا استعمال شروع کر دیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان دواؤں کا بھی حضور پر بہتر اثر ہوا اور جب اگست میں ڈاکٹر ذکی حسن صاحب کراچی سے حضور کو دیکھنے آئے تو ان کی رائے تھی کہ حضور کو پہلے کی نسبت افاقہ ہے ماہ اگست میں ایک اور دوائی کے متعلق ایک رسالہ کے ذریعہ علم ہوا۔ جو حضور کی بیماری والے مریضوں پر کافی کامیاب ثابت ہوئی ہے اور یہ دوائی رومانیہ میں ایک بہت بڑے ہسپتال میں ایسے مریضوں پر استعمال ہو رہی ہے۔ چنانچہ اس دوائی کے لئے بھی مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کو سوئٹزرلینڈ لکھا گیا۔ اور دوائی منگوائی گئی۔ اس دوائی کا پہلا کورس گولیوں کی شکل میں دیا گیا اور اس کے بعد ٹیکوں کا ایک کورس ماہ اکتوبر میں دیا گیا۔ اور اب دوسرا کورس ٹیکوں کا شروع ہے۔ اس دوا کے استعمال کے دوران میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ اور ڈاکٹر ذکی حسن صاحب جو ستمبر اور پھر یکم نومبر کو حضور کو دیکھنے کراچی سے تشریف لائے۔ ان کی رپورٹ یہ ہے کہ حضور کی اعصابی تکلیف میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کمی ہے اور طبیعت بہتر ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

جو نئی دوائی اب حضور ایدہ اللہ کو دی جا رہی ہے۔ اس کے متعلق خاکسار نے اس دوائی کے موجد ڈاکٹر اینا آسلان (Ana Aslan) کو رومانیہ خط لکھا۔ اور حضور کی بیماری کی تفصیل لکھ کر ان کی رائے طلب کی۔ ابھی حال ہی میں ان کا جواب آیا ہے کہ حضور کی مرض والے سینکڑوں مریضوں کو یہ دوا ان کے انسٹی ٹیوٹ میں استعمال کرائی گئی ہے اور یہ بہت کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ لیکن اس مرض میں اس دوا کا صحیح اثر مسلسل سات آٹھ ماہ کے استعمال کے بعد ہوتا ہے۔

حضور کی صحت کی اس مختصر سی رپورٹ کے بعد خاکسار یہ عرض کرتا ہے کہ یہ تو وہ حقیر سی انسانی تدبیریں ہیں جو ہر ممکن دنیوی کوشش کے ساتھ اختیار کی گئی ہیں لیکن اصل چیز جس پر ہمارا سہارا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اس کی نصرت اور اس کی تائید ہے۔ اور ان کو حاصل کرنے کے لئے ہمارا واحد ذریعہ دعا ہے۔ دعا ہی وہ حربہ ہے کہ اگر عجز انکسار اور تذلل سے التزام کے ساتھ کی جائے تو اللہ تعالیٰ تقدیریں بھی بدل دیتا ہے اور حضور کی یہ لمبی بیماری جو یقیناً جماعت کے لئے ایک نہایت کڑا امتحان ہے۔ اس امر کا متقاضی ہے کہ ہم سب ایک ہو کر جیسے کہ لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہوتے ہیں۔ اور بنیان مرصوص بن کر نہایت تذلل اور عاجزی اختیار کرتے ہوئے اپنے قادر مطلق اور شافی مطلق خالق کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں۔ اور اس میں اس قدر شدت اور گریہ و زاری اختیار کریں۔ کہ رب العرش کا عرش ہل جائے اور وہ قادر خدا ہماری دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے وہ مبارک دن لے آئے کہ جب ہم اپنے پیارے امام کو پھر صحت کے ساتھ جماعت کی قیادت کرتے ہوئے دیکھ لیں۔ اور حضور کی قیادت میں اسلام کی فتح کی مبارک ترین گھڑی بھی ہماری زندگیوں میں ہمیں نصیب ہو جائے امین اللھم امین

حضور کی مسلسل لمبی بیماری کے نتیجہ میں جماعت کے بعض کمزور ایمان والوں میں کچھ مایوسی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اور اس طرح جماعت کے اس نازک دور میں شیطان نے بھی کچھ سر اٹھانا شروع کیا ہے۔ اور کمزور ایمان والوں کے دلوں میں نفاق کا بیج بونا شروع کیا ہے۔ چنانچہ ایسے لوگ جماعت میں تفرقہ کی باتیں کرنے لگے ہیں۔ اور خلیفہ وقت کے مقرر کردہ مختلف مرکزی اور جماعتی نظاموں اور حضور کے مقرر کردہ افسران کے متعلق بے بنیاد اور قیاسی باتیں کرکے جماعت کی شیرازہ بندی کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ پس اے مسیح محمدی کی جماعت کے مخلص احباب یہ وقت نہایت چوکس اور بیدار رہنے کا ہے تا ایسا نہ ہو کہ ہماری ذرا سی غفلت سے شیطان اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے اور جماعت کی شیرازہ بندی کو کوئی زک پہنچائے۔ اور اس طرح ہماری وہ دعائیں جو ہم اپنے امام کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے کرتے ہیں وہ بے اثر رہ جائیں۔ کیونکہ جب تک ہم ایک ہو کر عجز اور انکسار کے ساتھ دعاؤں میں لگے نہیں رہیں گے۔ اور جب تک ہم اپنے دلوں کے اندر پاک تبدیلی پیدا نہیں کریں گے۔ جب تک ہم صحیح رنگ میں دین کو دنیا پر مقدم نہیں کریں گے جب تک ہم اپنے بھائیوں کی خطاؤں اور غلطیوں کو معاف نہیں کریں گے اور ان کی ستاری نہیں کریں گے۔ جب تک ہم نظام خلافت اور اس کے مقرر کردہ ذیلی تنظیموں کے ساتھ پورے اخلاص اور اطاعت کا نمونہ نہیں دکھائیں گے۔ جب تک ہم بدظنی۔ غیبت اور تجسس سے بکلی اجتناب نہیں کریں گے۔ جب تک ہم حسد کینہ اور بغض کو دل سے نکال نہیں دیں گے۔ اس وقت تک ہماری دعائیں بالکل بے اثر رہیں گی۔ اور ہرگز ہرگز قبولیت کا شرف حاصل نہ کر سکیں گی۔

پس اے میرے بزرگو اور میرے بھائیو آؤ کہ ہم سب مل کر اپنے نفوس اور اپنے دلوں کو ٹٹولیں کہ کہیں ہمارے اندر کسی سوراخ سے شیطان تو نہیں گھس آیا۔ اور گھن کی طرح ہمارے ایمان کو کھا تو نہیں رہا۔ جس کے نتیجہ میں ہماری دعائیں قبول نہیں ہو رہیں۔ پس یہ وقت نہایت نازک ہے۔ اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا رب ہماری تضرعات کو قبول فرمائے اور ہمارے پیارے امام کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ تو ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے اندر وہ پاک تبدیلی پیدا کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہم سے چاہتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے اور پھر ہم سب مل کر نہایت گریہ و زاری سے انفرادی اور اجتماعی دعائیں کریں۔ اور ہر وقت التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا قادر و شافی خدا اپنے خاص دست قدرت و دست شفا سے ہمارے پیارے امام کو کامل شفا عطا فرمائے اور فعال زندگی اور بہت لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

جیسا کہ خاکسار نے عرض کیا ہے حضور کے علاج کے سلسلہ میں جو کوشش ممکن ہے

ہو رہی ہے کیونکہ تدبیر مکمل کرنے کا حکم بھی ہمارے رب کا ہے مگر تدبیر پر مومن کا بھروسہ نہیں ہوتا اس کا اصل بھروسہ دعا پر ہوتا ہے۔ پس میں حضرت امیر المومنین کے ایک رؤیا کے ساتھ اس دعا کی تحریک کو ختم کرتا ہوں۔ حضور اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:۔

"میں یورپ میں تھا تو زیورچ میں میں نے خواب دیکھا کہ ایک اونچی سی جگہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہماری ساری جماعت کھڑی ہے اور اس سے رو رو کر دعائیں کر رہی ہے اور میری طرف اشارہ کر کے کہتی ہے کہ ..... خدایا اس شخص نے تجھے ہمارے اتنا قریب کر دیا تھا کہ ہم یوں محسوس کرتے تھے کہ تو آسمان سے اتر کر ہمارے پاس آ گیا ہے پھر یہ شخص ہمیں قرآن کریم سناتا اور اس طرح سناتا کہ ہمیں یوں محسوس ہوتا کہ تیری وحی جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے وہ آج ہمارے سامنے نازل ہو رہی ہے۔ پھر یہ شخص ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں سناتا اور ہمیں یوں معلوم ہوتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود اپنی زبان سے ہمیں وہ باتیں سنا رہے ہیں۔ لیکن اے خدا ہمارے تعلقات ابھی تیرے ساتھ پختہ نہیں ہوئے۔ اگر یہ شخص مر گیا تو ہم بالکل بے سہارا ہو کر رہ جائیں گے اور ہمارا براہ راست تجھ سے تعلق پیدا نہیں ہوگا۔ اس لئے اے خدا ابھی ضرورت ہے کہ اس شخص کو دنیا میں زندہ رکھا جائے تا ہمیں یہ تیرے ساتھ وابستہ رکھے اور تیری باتیں ہمیں سناتا رہے۔ اور ہمیں یوں معلوم ہو کہ وہ باتیں تو خود ہمیں سنا رہا ہے۔ چونکہ مجھے رؤیا میں بتایا گیا ہے کہ میری صحت کا دارومدار دوستوں کی دعاؤں پر ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ دواؤں سے نہیں بلکہ دعاؤں سے تعلق رکھتا ہے پس میں جماعت کے دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ میری صحت کے لئے دعا کریں۔.. پس تم اس نقطہ پر غور کرو جو میں نے بیان کیا ہے اور اسکے مطابق عمل کرنیکی کوشش کرو۔" (الفضل ۲۵ اگست ۱۹۶۳ء)

پس اے دوستو آؤ کہ ہم سب مل کر اس وقت بھی اور اس کے بعد بھی ہر وقت حضور کی رؤیا والے الفاظ میں اپنے رب کے حضور عاجزی کے ساتھ دعائیں کریں اور کرتے چلے جائیں تا ہمارا آسمانی آقا ہماری گریہ وزاری کو دیکھ کر ہماری دعاؤں کو شرفِ قبولیت عطا فرماوے اور ہمارے محسن ہمارے پیارے روحانی باپ جس نے اپنی زندگی کا ہر سانس اللہ تعالیٰ کی توحید قائم کرنے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور مقام ظاہر کرنے قرآنِ کریم کی تفسیر بیان کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحیح اسلامی تعلیم دلوں میں راسخ کرنے میں گزارا۔ جلد از جلد کامل شفا عطا فرماوے اور بہت لمبی فعال زندگی عطا فرماوے۔

آمین یا ربّ العالمین آمین

---

۴ ایک مولوی صاحب جو کہ جامعہ اشرفیہ نیلہ گنبد لاہور میں مفتی کے عہدہ پر بھی فائز ہیں ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:۔

"حرف ض کو ادا کرنے کی اٹھائیس شکلیں ہیں...... ان میں سے صرف ایک صورت صحیح ہے اور ستائیس شکلیں غلط ہیں صحیح صرف یہ صورت ہے کہ ض کے مخرج سے موٹی د اور ظ کے مشابہ شابہ کے درمیان درمیان سے ہو بغیر ضمہ یا واؤ کی بو کے ہو....... خالص موٹی د سے فقہائے احناف نے نماز فاسد قرار دی ہے مگر خالص ظ کی آواز سے فاسد نہیں قرار دی۔"

(دعوت ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۶۳ء)

ملاحظہ فرمایا آپ نے! مولوی صاحب نے کتنا اہم اور ضروری مسئلہ بیان کیا! دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی حتیٰ کہ چاند پر پہنچنے کی بھی تیاریاں ہو رہی ہیں مگر ہمارے ہاں کے علمائے کرام کن مسائل اور مشاغل میں اُلجھے ہوئے ہیں ✦

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا

دے اسکو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا

دن ہوں مُرادوں والے پُرنور ہو سویرا

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(درِّثمین)

شذرات

شیخ خورشید احمد

«المنبر» کے ایک مداح کا مشورہ

لائل پور کا ہفت روزہ "المنبر" "قادیانی اخبارات و رسائل" کے متعلق حکومت سے شمنسر باد کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"ہم اس مرحلہ پر محکمہ پریس برانچ کے ذمہ داروں کو پھر سے متوجہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں اور ہم یہ تو نہیں کہتے کہ ان سب قادیانی اخبارات کو فوراً بند کرنے کے احکام جاری کر دیں البتہ ہم یہ ضرور کہیں گے کہ انہیں اشتعال انگیزی سے روکیں۔"

(المنبر ۳۰۔ اکتوبر)

تعجب ہے کہ معاصر کو اپنی وہ شدید اشتعال انگیزیاں تو نظر نہیں آتیں جن کا وہ ایک عرصہ سے مرتکب ہو رہا ہے۔ اور اگر ہم ان اشتعال انگیزیوں کا ذکر بھی کریں تو یہ ذکر اس کے لئے اشتعال انگیز ہو جاتا ہے:

ان حالات میں ہم اپنی طرف سے کچھ کہنے کی بجائے اس کے ایک ہمدرد اور مداح ہفت روزہ الاعتصام کی چند سطور ہی ذیل میں نقل کر دیتے ہیں جو اس نے خود معاصر المنبر کی تعریف کرتے ہوئے ہی "مرزائی اور المنبر" کے زیر عنوان سپردِ قلم کی ہیں۔ وہ لکھتا ہے:۔

"دیانت اور شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ دلائل سے بات کی جائے۔ دلائل کو چھوڑ کر حکومت کے دروازے پر دستک دینا اصولِ صحافت اور انسانیت کے منافی حرکت ہے۔"

(الاعتصام ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۶۳ء)

کیا ہم امید رکھیں کہ المنبر اپنے مداح کا یہ مشورہ قبول کرے گا؟

ایک مناظرہ کی دلچسپ روئداد

ہفت روزہ شہاب لاہور میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور پنڈت رام چند کے ایک مناظرہ کی دلچسپ روئداد شائع ہوئی ہے اس روئداد کا ایک حصہ بلا تبصرہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"امرتسر میں مولانا ثناء اللہ مرحوم اپنا جواب آپ تھے یہ اہلِ حدیث ہونے کے باوجود اپنے ہم خیال دوستوں کو کبھی مطمئن نہ کر سکے۔ کبھی ان سے کافر کا خطاب پایا اور کبھی ملحد کہلائے...... دہلی میں ایک آل انڈیا مباحثے کا اہتمام کیا گیا .... مسلمانوں کی جانب سے شیرِ پنجاب مولانا ثناء اللہ بلائے گئے تھے اور ہندوؤں کی طرف سے پنڈت رام چند تشریف فرما تھے۔ .... پنڈت رام چند جی سے کہا گیا کہ وہ اپنا اعتراض پیش کریں پنڈت رام چند جی اجازت پاتے ہی دو قدم بڑھے (اور کہنے لگے):۔

"مولانا ثناء اللہ کو مسلمانوں کے تمام بڑے بڑے طبقوں نے کافر یا ملحد قرار دے رکھا ہے یہاں تک کہ اہلِ حدیث حضرات نے بھی انہیں بار بار کافر کہہ کر اسلام سے خارج کر رکھا ہے۔ ایسی صورت میں بجا طور پر میں مطالبہ کر سکتا ہوں کہ مولانا پہلے اپنا مسلمان ہونا ثابت کریں اور پھر میں ان سے مخاطب ہونے اور وہ مجھے جواب دینے کے حق دار ہو سکتے ہیں۔" .... مولانا ثناء اللہ اپنی پُرعظمت شخصیت کیساتھ آگے بڑھے اور کسی قدر سر کو جنبش دیتے ہوئے حریف سے یوں مخاطب ہوئے:۔

"میرے دوست نے فرار کی کیا خوب راہ نکالی ہے کہ وہ مجھ سے میرے مسلمان ہونے کی دلیل چاہتے ہیں .... آپ نے مسلمانوں کو پکارا کہ تم گواہ رہنا میں تمہارے سامنے کلمۂ شہادت پڑھتا ہوں اور مسلمان ہونے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ پھر آپ نے بلند آواز سے کلمۂ شہادت پڑھا اور لوگوں سے پوچھا کہ "کیا اب میں مسلمان ہو گیا ہوں؟" لوگوں نے بے شک بے شک کہہ کر مولانا کے ارشاد کی تصدیق کی۔ اس ڈرامائی انداز کے بعد مولانا پھر پنڈت جی سے مخاطب ہوئے کہ "لیجئے صاحب اب مولوی ثناء اللہ مسلمان ہو گیا ہے۔"

(ہفت روزہ شہاب ۸۔ نومبر ۱۹۶۳ء)

علماء کے مشاغل

لاہور کے ایک دینی ہفت روزہ میں ؎

حضرت مسیح علیہ السلام پر الزام کی نوعیت

از مکرم جنید ہاشمی صاحب ـــــ ربوہ

(قسط نمبر ۲ ۔ سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل مورخہ ۱۷ر نومبر ۶۲ء)

آئیے! ذرا پہلی صدی کے رومی صوبائی گورنر کی عدالت کے خدوخال کا جائزہ لیں۔ رومن صوبے کا گورنر اپنے صوبے کے باشندوں کے ساتھ ہر قسم کا سلوک کر سکتا ہے وہ خواہ نرمی کرے یا سختی۔ وہ کسی قانون، ضابطے یا حکم بالا کا پابند نہیں ہے۔ بشرطیکہ وہ باشندے رومن نہ ہوں۔ وہ کسی ملزم پر عائد کردہ الزامات سن کر اپنے موڈ کے مطابق ان کو تسلیم کر سکتا ہے یا رد کر سکتا ہے۔ وہ مقدمات کو بغیر کسی دوسرے جج کی امداد کے خود سنتا ہے۔ وہ جس سے مرضی ہو مشورہ بھی لے سکتا ہے۔ اور پھر جو سزا بھی اُسے سوجھے وہ دینے کا اسے اختیار رہا ہے۔ صرف ایک رسمی طریقِ سماعت کی پیروی کرتا ہے۔ یعنی پہلے اس کے سامنے عائد کردہ الزامات سنائے جاتے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ اس کے ثبوت پیش کئے جاتے ہیں۔ جس میں ملزم کے عمل کو دہرایا جاتا ہے۔ گورنر کو پبلک (کھلی جگہ جہاں سب لوگوں کو آنے کی عام اجازت تھی) جگہ پر سرکاری لباس میں بیٹھنا پڑتا تھا۔ اگر مدعا علیہ اپنے مقدمہ کی صفائی یا مدافعت پیش نہ کر سکے تو وہ مجرم قرار پاتا تھا اور اسے قرار واقعی سزا دے دی جاتی تھی۔

مندرجہ بالا تفصیلات کے بیان کرنے میں متی، مرقس اور لوقا کی اناجیل درست ہیں۔ سماعت کا نظارہ یہ ہے کہ پلاطوس اپنے مقام عدالتِ خصوصی پہ بیٹھ جاتا ہے۔ یہودیوں کا کاہن اعظم اور مذہبی بڑے بوڑھے یسوع پر الزام لگاتے ہیں اور اس کے متعلق گواہ پیش کرتے ہیں۔ ایک الزام قطعی اور واضح ہے جس کو لوقا نے بیان کیا ہے کہ "یہ لوگوں کو کہتا ہے ٹیکس ادا نہ کرو"۔ دوسری اناجیل میں مختصراً یہ بیان کیا گیا ہے کہ "یہ اپنے آپ کو بادشاہ کہتا ہے"۔

یہ مقدمہ اس لئے غیر معمولی ہے، خصوصاً رومی نقطۂ نظر سے، کہ اس میں مدعا علیہ کی طرف سے صفائی نہیں پیش کی گئی۔ لیکن رومی منصف صفائی پیش نہ کرنے والوں سے بالمشافہ دو تین مرتبہ خود سوالات کر لیتے تھے۔ تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی باقی نہ رہ جائے۔ ایسا کرنا اناجیل کے علاوہ تاریخ سے بھی ثابت ہے۔ چنانچہ پلاطوس نے بھی دوہرا دوہرا کر یسوع سے دریافت کیا کہ "کیا تم یہودیوں کے بادشاہ ہو؟"

آخرکار متی اور لوقا کے بیان کے مطابق پلاطوس نے یسوع کو بدنی مار کی سزا دی اور پھر یہودیوں کو صلیب پر چڑھا دینے کے لئے حوالہ کر دیا۔ یہ سزا غیر متوقع بھی نہ تھی۔ کیونکہ اس زمانہ میں گورنر عموماً صلیب کی سزا پانے والوں کو دو ایک سپاہیوں کے ساتھ ہجوم کے حوالے کر دیا کرتا تھا۔ کہ وہ اسے صلیب پر چڑھا دیں اور صلیب دینے سے پیشتر مجرم کو مارپیٹ بھی کی جاتی تھی۔ یہاں لوقا ایک دلچسپ اختلافی واقعہ بیان کرتا ہے:۔

"پلاطوس نے الزام عائد کرنے والوں کو مخاطب کر کے کہا۔ تم میرے پاس اس شخص کو اس لئے لائے تھے کہ یہ عام لوگوں میں فساد پیدا کرتا ہے۔ لیکن اس نے کوئی ایسا کام نہیں کیا۔ جو اسے سزائے موت کا مستحق قرار دے۔ پس میں اسے صرف بدنی سزا دے کر رہا کرتا ہوں"۔

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے یہ رومی گورنروں کا دستور تھا کہ وہ معمولی مجرموں کو جن پر عائد کردہ الزامات سنگین نہیں ہوا کرتے تھے۔ مارپیٹ کر چھوڑ دیتے تھے۔ جیسے آجکل کسی کو اشتباہ کر کے (WORNING) رہا کر دیا جائے۔ ایسا ہی ایک دفعہ سینٹ پال سے فلپی اور یروشلم میں سلوک کیا گیا تھا۔ اس مقدمہ کی مزید اصطلاحی باتیں ادہر اُدھر سے بھی ملتی ہیں۔ مثلاً پلاطوس کی بیوی کا خواب، یا یسوع کو ہیرود کے سامنے لے جایا جانا وغیرہ۔ لیکن ہمیں مقدمہ کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ یہاں ہم نے صرف یہ دیکھنا ہے کہ یسوع پر عائد کردہ الزامات کی نوعیت کیا تھی۔ اور یہودیوں کی کونسل اعلیٰ کو کس حد تک اختیار حاصل تھے۔ اور ہمیں اس امر سے انکار کرنے کی بھی زحمت نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ صنہدرین کے سامنے جو الزام پیش کیا گیا وہ کفر کا فتویٰ تھا۔ اور پلاطوس کے سامنے بغاوت ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔ بہرحال چاروں اناجیل اس بات پر متفق ہیں۔ کہ پلاطوس نے یسوع مسیحؑ کو بغاوت کے الزام سے بری کر دیا تھا۔ لیکن سیاسی دباؤ کی وجہ سے یا مذہبی الزام کی وجہ سے صلیب دے دینے کا حکم صادر کر دیا۔ یہ ایسی بات ہے کہ موجودہ دور کے لوگوں کو یہ بات پسند نہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح ثابت ہو جائے کہ پلاطوس نے حضرت مسیحؑ کو صرف اور صرف سیاسی وجوہ کی بناء پر صلیب کی سزا دی تھی۔ لیکن یہ بات اناجیل سے ثابت نہیں ہوتی۔ یہودیہ کا صوبہ حضرت مسیحؑ کے زمانہ میں سیاسی کشمکش اور سازشوں سے پارہ پارہ تھا۔ اور ساتھ ہی ساتھ مذہبی تفرقہ سامانیوں اور متعصبانہ جنون انگیزیوں کا مرجع تھا۔ اس لئے رومن افسروں کے لئے ان سازش کی بھول بھلیوں میں سے راہ نجات پیدا کرنا بڑا مشکل کام تھا۔ یہ فقرہ کہ "اگر تم نے اس شخص کو بری کر دیا تو تم قیصر کے دوست نہیں ہو"۔ اس بات کی غمازی کر رہا ہے کہ گورنر کے اردگرد کیسے سازشی جال بُنے گئے تھے۔ بہرحال سوال یہ ہے کہ کیا پلاطوس گورنر یہودیوں کی کونسل اعلیٰ کے فیصلہ پر مہر تصدیق ثبت کر سکتا تھا۔ جیسا کہ اس نے کیا؟ آسان جواب تو یہ ہے کہ ہاں کر سکتا تھا۔ اور جو اس کی مرضی ہوتی وہ کر سکتا تھا۔ اس بات کی تقویت اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ پلاطوس نے یسوع کو سیاسی ملزم گردانتے میں ہچکچاہٹ محسوس کی اور بجائے سیاسی الزام کے مذہبی الزام عائد کیا خواہ یہ ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے ماتحت ہی کیوں نہ کیا گیا ہو۔ تا کہ صلیب دینے کی ذمہ داری رومن حکومت کے کندھوں سے اتر کر یہودی سرداروں کے سروں پر آن پڑے!۔ یہ بات بھی کہی جاتی ہے کہ اس منصوبہ کی بناء اولین دور کے عیسائیوں اور یہودیوں کی آپس میں مناقشت اور مخالفت کی وجہ سے ہے۔

آخر میں تینوں فرقوں کے آپس میں تعلقات پر روشنی ڈالنے کیلئے مندرجہ ذیل حوالہ بھی قابل ذکر ہے۔ مسٹر شروَن وائٹ جو آکسفورڈ یونیورسٹی کے فیلو اور قدیم تاریخ کے لیکچرر ہیں۔ لکھتے ہیں:۔

"وہ کونسا دور گزرا ہے جس میں رومن اور عیسائی آپس میں صلح و امن سے رہے ہیں؟ ایسا وقت بھی آیا ہے جیسا کہ انجیل کے "انبیاء" میں سینٹ پال کے ساتھ بعض واقعات پیش آئے ۶۴ء میں روم سے عیسائی فرقہ کو جلاوطن قرار دیا گیا۔ اس کے بعد نصف صدی تک عیسائیوں کی پکڑ دھکڑ محدود اور کبھی کبھار ہوتی رہی۔ لیکن ۱۱۰ء کے بعد مسیحی تحریک کے خلاف رومی حکومت کا رویہ سخت ہوتا گیا۔ یہی وہ زمانہ ہے، جیسا کہ اکثر علماء مانتے ہیں، جب یہ چاروں انجیلیں لکھی گئیں تھیں۔ اس لئے ایسا خیال کرنا کہ ان اناجیل میں یسوع مسیحؑ پر مقدمہ کے واقعات لکھتے ہوئے رومی گورنر پلاطوس کی ذمہ داری کو ایسے رنگ میں تبدیل کر دیا گیا تھا کہ وہ سراسر یہودیوں کی کونسل اعلیٰ پر الزام معلوم ہو۔ کوئی قابلِ تسلیم بات نہیں بنتی۔ جس کا زہریلا اثر یہودیوں کی بغاوت کی ناکامی کو زائل کر سکے"۔

پس پلاطوس کا انصاف قابل تعریف ہے۔ اس نے رومن قانون کے ماتحت حضرت یسوع مسیحؑ کو سیاسی الزام سے بری قرار دے دیا۔ لیکن یہودی کاہنوں اور مذہبی جنونیوں کے شور و غوغا نے یسوعؑ کو صلیب پر چڑھایا۔ تاکہ اس کی لعنتی موت ثابت کی جائے۔ لیکن قادرِ مطلق خدا نے اپنے برگزیدہ نبی کو مرنے نہیں دیا۔ اور اُسے بچا کر ایک وادیٔ امن کی طرف لے آیا۔

محض قول سے کچھ نہیں بنتا

"مشکلات ہی کے وقت ساتھ دینا ہمیشہ کامل الایمان لوگوں کا کام ہوتا ہے۔ اس لئے جب تک انسان عملی طور پر ایمان کو اپنے اندر داخل نہ کرے۔ محض قول سے کچھ نہیں بنتا۔ اور بہانہ سازی اُس وقت تک دُور ہی نہیں ہوتی۔ عملی طور پر جب مصیبت کا وقت ہو تو اس وقت ثابت قدم نکلنے والے تھوڑے ہی ہوتے ہیں"۔

ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ ۲۷۵

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

(۹/۶۴ ا تا ۱۳/۶۴/۹)

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے بیس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسمائے گرامی مع ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۶۰۱۔ مکرم میاں غلام رسول صاحب ملتان شہر۔ ۔۔ ۱۰۰۔۰۰ روپے

۶۰۲۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ " " ۱۰۰۔۰۰ "

۶۰۳۔ احباب جماعت احمدیہ دہلی گیٹ لاہور بذریعہ مکرم بابو محمد انور صاحب ۳۱۔۲۵ "

۶۰۴۔ محترمہ ناصرہ مجتبیٰ صاحبہ بذریعہ مکرم کلیم اللہ صاحب فیضی ربوہ۔ ۱۰۰۔۰۰ "

۶۰۵۔ " امۃ العزیز صاحبہ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ ۵۰۔۰۰ "

۶۰۶۔ دوکانداران گولبازار ربوہ بذریعہ مکرم سردار عبد الحق صاحب شاکر واقف زندگی ۶۰۔۳۰ "

۶۰۷۔ مکرم سید سہیل احمد صاحب ای۔ ایس۔ پی ڈھاکہ ۶۴۔۰۰ "

۶۰۸۔ احباب جماعت احمدیہ منٹگمری بذریعہ مکرم محمد خورشید صاحب ۴۰۔۰۰ "

۶۰۹۔ " " نور نگر فارم ضلع تھرپارکر بذریعہ مکرم پیر محمد صاحب ۳۰۔۰۰ "

۶۱۰۔ کارکنان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ ۲۷۔۵۰ "

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

● اوارڈ برائے پوسٹ گریجوایٹ سٹڈی:۔ یو ایس اے میں ستمبر ۶۵ء سے۔ راؤنڈ ٹرپ ٹرانسپورٹیشن۔ فیلڈس آف سٹڈی۔ نیچرل اینڈ فزیکل سائنسز۔ ایجوکیشن۔ سوشل سائنسز نیز ہیومینیٹیز الغۃ فزیشنز۔ ڈینٹسٹس۔ انجینیرس و دکلا بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ ٹیچنگ پروفیشن کو ترجیح۔ شرائط:۔ ایم اے یا ہائیسٹ پروفیشنل ڈگری فرسٹ یا سیکنڈ کلاس بمعہ یک سالہ باتنخواہ کام کا تجربہ۔ عمر ۳۵ سال تک۔ مزید معلومات یونائیٹڈ سٹیٹس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن ان پاکستان ۸۳۔ این۔ آئی لائنز صدر کراچی سے لیں۔ درخواستیں ۳۰/۴/۶۵ تک (فزیشنز کی ۱۵/۳/۶۵ تک) (پ۔ ٹ ۸/۱۱/۶۴)

● کلرک درجہ اول پی ڈبلیو ریلوے سگنل شاپ لاہور:۔ اسامیاں ۱۳۔ تنخواہ ۱۱۵-۵-۱۷۵ الاؤنسز علاوہ۔ شرائط:۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۳۰/۱۱/۶۴ کو ۱۸ تا ۲۵۔ درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی یک روپیہ میں ۳۰/۱۱/۶۴ تک معرفت دفتر روزگار (پ۔ ٹ ۹/۱۱/۶۴)

● امتحان مقابلہ برائے بھرتی ٹیلیفون اوپریٹرس و کلرکس:۔ ۲۵/۱/۶۵ کو لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ لائل پور۔ سرگودھا و ملتان میں۔ شرائط:۔ میٹرک۔ عمر ۱۷ تا ۲۵ درخواستیں ۱۰/۱۲/۶۴ تک بنام ڈویژنل انجینیر ٹرنکس لاہور۔ فارم ایک روپیہ بصورت پوسٹل آرڈر بنام ڈویژنل انجینیر بھیج کر طلب ہو۔ (پ۔ ٹ ۱۱/۱۱/۶۴)

● داخلہ گورنمنٹ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ گکھڑ:۔ آرٹس اینڈ کرافٹس ٹیچرس (ڈرائنگ ماسٹرس) کلاس۔ ٹسٹ برائے داخلہ ۲۳/۱۱/۶۴ کو انٹرویو میں اصل سرٹیفکیٹ پیش ہوں۔ شرائط:۔ میٹرک فرسٹ ڈویژن۔ عمر ۱/۹/۶۴ کو ۱۷ تا ۲۵ البتہ ٹرینڈ ٹیچرس کے لئے ۳۰ تک۔ (پ۔ ٹ ۱۱/۱۱/۶۴)

(ناظر تعلیم)

شکریہ احباب

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ مورخہ ۲۹ر اکتوبر ۱۹۶۴ء کو وفات پا گئی تھیں۔ اسی دن بعد نماز مغرب محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ موصیہ ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں۔ اس موقعہ پر بزرگوں اور بہت سے احباب نے خاکسار کے ساتھ بذریعہ خطوط محض للہ ہمدردی اور تعزیت کا اظہار فرمایا ہے۔ میں ان سب احباب کا تہہ دل سے ممنون ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ احباب مجھ کو اور میری اولاد کو آئندہ بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (مستری عبد الرحمٰن ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسمائے گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے اپنی یا اپنے مرحوم بزرگوں کی طرف سے تین صد یا اس سے زائد تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

دیگر مخلصین بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

۳۱۱۔ محترمہ اللہ رکھی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ گھوگھیاٹ میانی ضلع سرگودھا ۔۔۔ ۳۰۰۔۰۰ روپے (والدہ ماجدہ ڈاکٹر محمد اقبال احمد صاحب)

۳۱۲۔ مکرم حکیم محمود احمد صاحب آرٹسٹ نشتر میڈیکل کالج ملتان پنجاب مرحوم والدین۔ ۔۔ ۳۰۰۔۰۰ "

۳۱۳۔ مکرم ڈاکٹر عبد الکریم صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان شہر۔ ۳۵۵۔۰۰ "

۳۱۴۔ " چوہدری محمد شریف صاحب جنجوعہ ملتان شہر پنجاب والدہ ماجدہ الحاجہ رحیم بی بی صاحبہ مرحومہ ۳۰۰۔۰۰ "

۳۱۵۔ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ آبہ کرم پورہ ضلع شیخوپورہ ۳۰۰۔۰۰ "

۳۱۶۔ مکرم خواجہ محمد امین صاحب امیر جماعت احمدیہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ ۔۔ ۳۰۰۔۰۰ "

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اطفال کیلئے کتب شائع ہو گئیں

اطفال کے امتحانات ستارۂ اطفال۔ ہلال اطفال۔ قمر اطفال۔ بدر اطفال کے نصاب پر مشتمل بالتصویر کتب شائع ہوئی ہیں۔ جن کا نام محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے "کامیابی کی راہیں" تجویز فرمایا ہے۔

قیمت حصہ اول ۳۰ پیسے۔ دوم ۵۰ پیسے سوم ۷۵ پیسے اور چہارم ۷۵ پیسے چاروں کا مکمل سیٹ ۲/۰۰ روپے (محصول ڈاک علاوہ)

مجالس اپنی ضروریات کے مطابق کتب جلدی حاصل کر لیں۔ ہر گھرانے کیلئے مفید کتب ہیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ولادت

میرے بڑے بھائی ملک محمد اعظم صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے ہاں ۱۱ر اکتوبر ۱۹۶۴ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی بچی پیدا ہوئی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے امۃ الشکور نام تجویز فرمایا۔ احباب بچی کی درازی عمر نیک صالح اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے دعا فرماویں۔

(خاکسار ملک محمد اکرم شاہد الدرجہ اولیٰ جامعہ احمدیہ)

درخواستہائے دعا

● میری بھانجی عزیزہ زینت جہاں ایم۔ اے اعلیٰ تعلیم کے لئے اپنے خاوند کے پاس عازم لنڈن ہو گئی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کا سفر حضر میں حامی و ناصر ہو اور اپنے مقاصد میں کامیابی کے ساتھ واپس آنے کی توفیق بخشے (امۃ الغنی)

● خاکسار کے والد محترم (چوہدری) وکیل محمد صاحب آزاد کشمیر میں بیمار ہیں احباب ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار صابر حسین دفتر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ)

● میرے بھائی جان کو لاہور میں رکشا الٹنے کی وجہ سے ایک حادثہ پیش آیا ہے جس میں پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت عطا فرمائے۔ (عبد اللطیف فضل عمر ہوسٹل ربوہ)

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

جملہ امراض چشم کیلئے

اکسیر ثابت ہو چکا ہے

ہمیشہ خریدتے وقت

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ

کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

ٹنڈر نوٹس

۱- سربمہر ٹنڈر منظور شدہ اگریمنٹ فارم برائے باغانوالہ کوائری تقریباً ۳ سال کے عرصہ کے لئے گیارہ دسمبر ۱۹۶۲ء لغایت ۳۰ نومبر ۱۹۶۵ء مطلوب ہیں کوائری مذکور غریب وال ریلوے اسٹیشن کے نزدیک ہرن پور ریلوے اسٹیشن سے نو میل کے فاصلہ پر ملکوال خوشاب سیکشن پاکستان ویسٹرن ریلوے پر واقع ہے اور غریب وال ریلوے سٹیشن سے ڑی ریلوے لائن کے ذریعہ ملحق ہے جو کہ ملکیت محکمہ انہار مغربی پاکستان ہے

۲- اگریمنٹ فارم معہ نقشہ کوائری باغانوالہ پانچ روپے قیمت پر دفتر اگزیکٹو انجنیئر رسول ڈویژن یا سب ڈویژنل آفیسر ہیڈ ورکس سب ڈویژن رسول بمقام رسول ضلع گجرات سے مل سکتے ہیں۔

۳- ٹنڈر اصالتاً یا بذریعہ رجسٹری اگزیکٹو انجنیئر کے دفتر میں بتاریخ ۱۰/۱۲/۶۲ بوقت ایک بجے بعد دوپہر پہنچ جانے چاہئیں۔ لفافہ پر باہر "ٹنڈر باغانوالہ کوائری" کا اندراج نہایت ضروری ہے۔ مذکورہ بالا تاریخ ایک بجے بعد دوپہر کے بعد دیئے جانے والے ٹنڈر قابل سماعت نہیں ہوں گے۔

۴- زرضمانت مبلغ بیس ہزار (۲۰،۰۰۰) روپیہ کی سرکاری خزانہ میں بنام اگزیکٹو انجنیئر رسول لوئر جہلم کینال ڈویژن ہیڈ رسول جمع کرائے جائیں اور اس رسید ر چالان ، خزانہ ٹنڈر کے ساتھ لف کی جانی ضروری ہے جس کے بغیر ٹنڈر قابل سماعت نہیں ہوگا۔

۵- اگریمنٹ فارم کی شرائط کے علاوہ اور کوئی شرط بھی قابل سماعت نہ ہوگی، مشروط ٹنڈر نہیں سماعت کئے جائیں گے۔ اگریمنٹ کی شرائط ٹھیکیداران کو ٹنڈر دینے سے پہلے غور سے پڑھ لی جائیں۔

۶- ٹنڈر کے ہمراہ سابقہ تجربہ پتھر کوائری کے کام کا تصدیق شدہ سرٹیفکیٹ شامل ہونا چاہیئے۔

۷- سپلائی کی سالانہ مقدار تخمیناً حسب ذیل ہوگی:-

۱- سپلائی پتھر (کپنیگ) ۶۰ پونڈ سے اوپر = ۲۰۰۰۰۰/- مکعب فٹ دولاکھ مکعب فٹ
۲- ـــــــ ـــ ۸۰ پونڈ سے اوپر = ۹۰۰۰۰/- ، ، ، ،
۳- سپال ، ، ۵۰۰۰۰/- پچاس ہزار
۴- بلڈنگ سٹون
ا- باغانوالی کوائری = ۲۰۰۰۰/- بیس ہزار مکعب فٹ
ب- چنول والہ = ۳۰۰۰۰/- تیس ہزار ،
۵- سٹون بیلاسٹ (روڑی) ڈیڑھ انچ سائز = ۷۰۰۰۰/- ستر ہزار ،
۶- باؤنڈری سٹون ۶"×۹"×۲' = ا : باغانوالہ کوائری ۲۰۰
ب : چنول والہ ۳۰۰
۷- باؤنڈری سٹون ۶"×۶"×۲' = ا : باغانوالہ کوائری ۳۰۰
ب- چنول والہ ۳۰۰
۸- Distance Marks ا- باغانوالہ کوائری ۲۰۰
ب- چنول والہ ۳۰۰
۹- مندرجہ بالا میٹریل نیچے اور اونچے چھکڑوں میں لوڈ کرنا
۱۰- فیڈنگ کرشر
۱۱- ہینڈلنگ سپال اور بیلاسٹ ٹرکوں میں = ۲۰۰۰۰ مکعب فٹ بیس ہزار مکعب فٹ
۱۲- ان لوڈنگ بیلاسٹ اور سٹیکنگ ایک جریب کے اندر ۲۰۰۰۰ ، بیس ہزار مکعب فٹ

(۸) ٹنڈر مذکور اگزیکٹو انجنیئر رسول ڈویژن ایک بجے بعد دوپہر بتاریخ متعین مندرجہ شرائط ۳ کھولیں گے لیکن منظوری یا نامنظوری چیف انجنیئر سرگودھا زون محکمہ انہار کی مرضی پر منحصر ہے جو اس بات کے مجاز ہوں گے کہ بغیر کسی دلیل کے کوئی ٹنڈر منظور یا نامنظور فرما دیں۔

(۹) ٹھیکیداران جدید شیڈول آف ریٹ سے کم اپنے ریٹ مندرجہ ذیل آئٹم کے بارے میں دیویں جدید شیڈول آف ریٹ زیر دستخطی کے دفتر سے کسی دن بھی دیکھے جا سکتے ہیں جب کہ دفتر میں چھٹی نہ ہو اور دفتر کھلا ہوا ہو۔

۱- بی جی ٹرک میں لوڈنگ ایک جریب کے اندر
۲- ان لوڈنگ بی جی ٹرک سے
۳- ایک جریب کے اندر سٹیکنگ

۵- ۱۰۰ مکعب فٹ میٹریل یا پتھر کی کیریج
۶- دیگر متعلقہ آئٹمز

۱۰- جب پتھر وغیرہ گورنمنٹ کی زمین سے نکالا جاوے گا اس پر کوئی بھی Royalty یا دیگر چارج نہیں لئے جائیں گے لیکن جب پتھر وغیرہ acquired land میں سے نکالا جاوے گا تو اس کے لئے ٹھیکیدار کو ایک روپیہ فی سینکڑہ مکعب فٹ پتھر مالک زمین کو دینا پڑے گا۔

اگزیکٹو انجنیئر رسول ڈویژن
ہیڈ ورکس رسول

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتے رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے، وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل ۱۷۵۳۵

میں ریحانہ بنت چوہدری محمد عبداللہ باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۸۶ جی ماڈل ٹاؤن ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۹/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد کوئی نہیں ہے بفضل خدا میرے والد صاحب زندہ ہیں اگر کوئی جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ میں طالب علم ہوں جیسے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ -/۱۵ روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی نیز میری متروکہ جائداد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس وقت میرا ایک ہار طلائی قیمتی مبلغ یکصد روپے اور ایک انگوٹھی طلائی قیمتی -/۱۲۰ روپے کی صورت کیا ہیں۔ العبد ریحانہ ۸۶ جی بی ماڈل ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد محمد عظیم باجوہ ۸۸ جی ماڈل ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد محمد عبداللہ باجوہ ایڈووکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

مثل ۱۷۵۳۶

بشریٰ سلطانہ زوجہ شیخ تصور الرحمٰن قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سیالکوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد منقولہ حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰۰ روپیہ ہے زیور کوئی نہیں میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر کوئی جائداد زندگی میں پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میری ذاتی آمد اس وقت مبلغ -/۲۰ روپے ماہانہ جیب خرچ ملتے ہیں تا زیست جو بھی آمد ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی، الامۃ بشریٰ سلطانہ ۲۲/۸۸۸ کالج روڈ سیالکوٹ شہر ا گواہ شد تصور الرحمٰن خاوند موصیہ۔ گواہ شد ڈاکٹر محمد احسان سیکرٹری وصایا سیالکوٹ۔ نوٹ: وصیت میں مندرجہ حق مہر کی رقم مبلغ تین ہزار کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ العبد تصور الرحمٰن خاوند موصیہ ۲/۸۸۸ کالج روڈ سیالکوٹ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا ربوہ حال سیالکوٹ گواہ شد ڈاکٹر محمد احسان سیکرٹری وصایا سیالکوٹ۔

مثل ۱۷۵۳۷

میں نذیر احمد ولد میاں مہر بخش قوم بھٹی راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گرمولہ ورکاں ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد مستقل کوئی نہیں ہے کیونکہ میں کشمیر سے مہاجر ہو کر موضع گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں مقیم ہوں اس موضع میں گورنمنٹ پاکستان کی طرف سے مجھے ۱/۲ ۱ ایکڑ اراضی نہری الاٹ ہے اور میں کاشتکاری کر کے اپنا گذارہ کرتا ہوں میری سالانہ آمد تخمینا بالا اراضی سے اندازاً تین صد روپیہ ہے میں انشاء اللہ تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اگر کوئی جائداد میں زندگی میں پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور میرے ورثاء اس وصیت کے پابند رہیں گے۔ العبد نذیر احمد ولد میاں مہر بخش صاحب ۹۶ گواہ شد عبدالعزیز پریذیڈنٹ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ عنہ حومکیں ڈی مال جماعت احمدیہ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد ، ماسٹر بشیر احمد سیکرٹری تعلیم و تربیت گرمولہ ورکاں۔

دین کی ضرورتیں ہم سے ایک بڑی قربانی کا مطالبہ کر رہی ہیں

اگر ہم سستی اور غفلت سے کام لیں گے تو ہم سے زیادہ مجرم اور کوئی نہیں ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریک جدید کے تحت مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"قربانیاں ہی ہیں جو قوموں کو کامیاب کرتی ہیں اور قربانیاں ہی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے جس دن ہماری جماعت قربانی کے انتہائی مقام پر پہنچ جائے گی اس دن وہ ایک پیارے بچے کی طرح خدا تعالیٰ کی گود میں آجائے گی۔ اور ہماری ہر مصیبت اور تکلیف دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہو جائے گی کیا تم نہیں دیکھتے کہ بچہ کو بعض دفعہ ماں اپنے ہاتھ میں چھری لے کر ڈراتی ہے اور کہتی ہے آؤ میں تمہیں ذبح کر دوں، جب بچہ اچھا کہہ کر چارپائی پر لیٹ جاتا ہے تو ماں اپنے گلے سے اسے چمٹا لیتی ہے اور اتنے زور سے اسے چومتی ہے کہ اس کے کلے سرخ ہو جاتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں سے محبت کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ان کو قربانی کی بھڑکتی ہوئی آگ میں چھلانگ لگانے کا حکم دیتا ہے۔ جب مومن قربانی کے ارادہ کے ساتھ اس تنور میں اپنے آپ کو جھونک دیتے ہیں تو معاً اللہ تعالیٰ کی محبت جوش میں آتی ہے اور وہ اس قدر پیار کرتا ہے کہ انہیں ہر مصیبت اور تکلیف بھول جاتی ہے۔ جب تک ہماری جماعت کے افراد اپنے دلوں میں قربانی کا اسی قسم کا جذبہ پیدا نہیں کرتے اس وقت تک وہ کسی قسم کی ترقی حاصل نہیں کر سکتے پس میں جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں قربانی کے میدان میں اپنے قدم کو ڈھیلا نہیں بلکہ تیز سے تیز تر کرتے چلے جانا چاہیئے اسی طرح صدر انجمن احمدیہ کے چندے بھی نہایت اہم ہیں جن کی ادائیگی میں جماعت کو پوری توجہ کے ساتھ حصہ لینا چاہیئے۔

میں نے بتایا ہے کہ موجودہ حالت ایسی ہے کہ ہم اسلام کی جنگوں کو ایک لمحہ کے لئے بھی روک نہیں سکتے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس جنگ کو جاری رکھیں اور اس راہ میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

ہم میں سے ہر ایک فرد کو یہ امر اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ دین کی ضرورتیں ہم سے ایک بڑی قربانی کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اگر ہم سستی اور غفلت سے کام لیں گے اور خدا تعالیٰ کے عاید کردہ فرائض کو نظر انداز کر دیں گے تو ہم سے زیادہ مجرم اور کوئی نہیں ہوگا۔ ہم خدا تعالیٰ کے سامنے اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ اسلام جو اس وقت مردہ ہو رہا ہے اسے اپنی کوششوں سے زندہ کریں۔ اور اپنی تدابیر کو انتہائی مقام تک پہنچا دیں، میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم پر بھروسہ رکھتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے بہت سی تدابیر اختیار کی ہیں۔ اور کئی سکیمیں ہیں جن کا جماعت کے سامنے اعلان کر چکا ہوں، یہ ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص ان سے بھی بہتر تدابیر جماعت کی علمی۔ تجارتی۔ صنعتی اور اقتصادی ترقی کے لئے بتا سکے لیکن تمہیں اس حقیقت کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ اگر تم آسمان کی چوٹی پر بھی پہنچ جاؤ تب بھی اسلام تمہیں یہی کہتا ہے کہ

الامام جنۃ یقتل من وراثہ

تمہاری ڈھال تمہارا امام ہے اور تمہاری تمام تر سلامتی محض اسی میں ہے کہ تم اس کے پیچھے ہو کر جنگ کرو۔ اگر تم اپنے امام کو ڈھال نہیں بناتے اور اپنی عقلی تدابیر کے ماتحت دشمن کا مقابلہ کرتے ہو تو تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کامیابی اسی شخص کے لئے مقدر ہے جو اسلام کی جنگ میری متابعت میں لڑے گا پس ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کسی شخص کی ذاتی رائے تجارت کے معاملہ میں مجھ سے بہتر ہو یا صنعت و حرفت کے متعلق وہ زیادہ معلومات پیش کر سکتا ہو لیکن بہرحال جو اصولی سکیم میری طرف سے پیش ہوگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی میں برکت پیدا کی جائے گی۔ اور وہی اس کے منشا اور ارادہ کے ماتحت ہوگی، اگر تم اس سکیم پر عمل کرو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے اور اگر تم اس سکیم کو نظر انداز کر کے اپنی اپنی ذاتی آراء کو مدنظر رکھو گے اور اپنے تجربہ اور ذاتی معلومات کو اپنا ذاتی راہنما بناؤ گے تو تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکو گے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جماعتیں ان تمام باتوں کو پوری طرح ملحوظ رکھیں گی۔ اور کوشش کریں گی کہ ان کا قدم ترقی کی دوڑ میں پہلے سے زیادہ تیز ہو"

(الفضل ۲۸۔ اگست ۱۹۵۹ء)

انگریزی اور ہندی زبان میں قابل قدر اور مفید لٹریچر

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

نظارت دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان با وجود حالات کی ناموافقت اور محدود ذرائع ہونے کے اردو انگریزی اور خاص طور پر ہندی زبان میں انتہائی قابل قدر اور مفید لٹریچر شائع کر رہی ہے طباعت اور کاغذ کا معیار بھی بلند ہے

قرآن کریم کے پہلے پارہ کا ہندی ترجمہ طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے ہندی جاننے والے دوستوں کے لئے یہ ایک انمول تحفہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے کاموں میں برکت دے اور اس لٹریچر کو بہت سی روحوں کی ہدایت اور تسکین کا ذریعہ بنائے۔ آمین

فہرست ہندی لٹریچر:۔

۱۔ قرآن کریم ہندی ترجمہ (پہلا پارہ)
۲۔ مسئلہ تناسخ
۳۔ میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں؟
۴۔ کرشن اوتار کا پیغام ہندوستانی بھائیوں کے نام (لیکچر سیالکوٹ کا ایک اقتباس)
۵۔ اسلامی نماز۔

انگریزی لٹریچر

(1) What is Ahmadiat?
(2) ISLAM THE NEED OF HOUR
(3) THE LAST MESSAGE
(4) JESUS IN INDIA
(5) ISLAM & CO COMMUNISM
(6) CHARACTERISTICS OF - QURANIC TEACHINGS
(7) WHY I BELIEVE IN ISLAM!
(8) THE LIFE OF MOHAMMAD.

اعلان نکاح

ربوہ۔ مورخہ ۱۵/۱۱/۶۲ کو بعد نماز مغرب میری لڑکی امۃ الکریم کا نکاح بعوض مہر ۲۵۰۰ روپیہ عبدالحمید صاحب قریشی ابن عبدالشکور صاحب قریشی الوری ساکن سلام گلی نمبر ۳ لاہور سے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا۔ احباب رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالحفیظ ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

متنازعہ مسائل سے عالمی امن کو شدید خطرہ درپیش ہے

کشمیر اور ایشیا کے دوسرے علاقوں میں کشیدگی دور کی جائے،

راولپنڈی ۱۹ نومبر۔ صدر محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ کشمیر جنوبی ویت نام لاؤس اور ملائشیا میں کشیدگی دور کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ صدر ایوب افریقی ایشیائی صحافیوں۔ کو بیان دے رہے تھے۔ صدر ایوب نے کہا کہ مختلف ممالک کا آپس کا ملاپ بہت اچھی بات ہے افریقی ممالک میں اتحاد کا جذبہ موجود ہے وہاں افریقی اتحاد کی کانفرنس قائم ہو گئی لیکن ایشیا میں ایسا اتحاد ابھی خواب و خیال کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ اتحاد کی بجائے جھگڑے اور تنازعات بڑھ رہے ہیں۔ ایسے حالات میں دوسری افریشیائی کانفرنس کا انعقاد ضروری ہے۔ اس سے میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ کانفرنس منعقد ہونے سے حالات راتوں رات بدل جائیں گے۔ لیکن اس کانفرنس کے انعقاد سے افریشیائی ممالک کو عالمی بلاکوں سے الگ ہو کر حالات کا جائزہ لینے کا موقع ملے گا۔ کشمیر۔ لاؤس۔ جنوبی ویت نام ایسے مسائل ہیں جو کسی وقت بھی ایشیا اور دنیا کے امن کو تہ و بالا کر سکتے ہیں۔ ان حالات میں دوسری افریشیائی کانفرنس اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ اگر افریشیائی اتحاد ضروری ہے تو یہ کشیدگیاں دور کرنی چاہئیں۔

صدر ایوب نے کہا کہ پہلی افریشیائی کانفرنس نے دونوں براعظموں اور باقی دنیا کی تاریخ پر گہرا اثر چھوڑا ہے

چینی کی قیمت عنقریب کم ہو جائے گی،

راولپنڈی ۱۹ نومبر۔ مغربی پاکستان کے وزیر خزانہ شیخ مسعود صادق نے کہا ہے کہ حکومت ۳ کروڑ روپے کی چینی درآمد کر چکی ہے جو عنقریب منڈی میں فروخت کے لئے پیش کر دی جائے گی اور عنقریب اس کی قیمت پونے دو روپے سیر ہو جائے گی۔